وفاقی اور صوبائی اسمبلیاں وجود میں آگئی ہیں۔ ممبران کے ولولے بھی تازہ ہیں، وزراء عوام اور خواص کو۔ وعظ شریف فرما رہے ہیں۔ ہر ممبر اور وزیر کے ووٹروں کے حلقے بھی منہ کھولے ان کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ استحصالی قوتیں، اپنے لیے نئی راہیں تلاش کر رہی ہیں انتظامیہ منقار زیر پر سوچ میں مستغرق ہے کہ اب کیا کیا جائے۔ انتظامیہ کو فکر یہ ہے کہ کہیں وہ ممبران اور وزراء کے ابتدائی اور نمائشی احتساب کی گردش کی نذر نہ ہو جائے۔ ورنہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ دو چار دن اور مل گئے تو ممبر ہوں یا وزیر ان کی برکیں خود بخود ڈھیلی پڑ جائیں گی۔ اور دو چار دن میں یہ سب "یار بیلی" اور رہی کھل جائیں گے۔

اب تک کا تجربہ یہ ہے کہ۔ ان اسمبلیوں میں بسنے والی نئی مخلوق، اپنے اپنے حلقے میں سب سے زیادہ تخریب کاری، دوست نوازی، خویش پروری، قانون شکنی، ووٹوں کی قیمت اور اپنے انتخابی مصارف کے عوضانے کا کاروبار کیا کرتی ہے اب جونیجو میاں انہی بھیڑیوں سے اپنی اپنی بھیڑوں کی نگہداشت کی وعینیں کر رہے ہیں۔ جونیجو صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ ملکی عافیتوں اور قانون کی خیر اسی وقت تک ہے جب تک یہ حضرات کھلنے نہیں پاتے۔ جب کھل گئے تو مظلوموں کی تعداد بڑھ جائے گی، انتقامی چکر چلیں گے، ووٹر اپنے ووٹوں کی قیمت وصول کرنے کے لیے گھورنا شروع کریں گے۔ اسلامی مکارم حیات کے بخیئے اُدھیڑیں گے دین کا مذاق اڑایا جائے گا۔ ملاں کی ڈاڑھی اور اس کی تسبیح کی باتیں ہوں گی، قرآن وسنت کو من مانے معنوں کے لقمے دیئے جائیں گے۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ منتخب ممبران انتخابی پیریڈ کے دوران عموماً مصنوعی دردمند، سبائی ٹائپ کے دین پسند اور مردہ دل ہوتے ہیں اس لیے منتخب ہونے کے بعد بھی تصنع کی بیماری نے ان کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ ایسے ممبران بہت کم ہیں جن کے سینہ میں ضمیر زندہ، آنکھوں میں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم، دل میں ایمان، ملک اور ملت کا حقیقی درد ہو۔ بلکہ اثمهما اکبر من نفعهما۔ کی قماش کی ایک ٹیم ہے جن سے اگر اچھا کام ہو جائے تو وہ اتفاق کی بات ہوگی یا توفیق ایزدی کا نتیجہ، ورنہ بات کہنے کی نہیں، خدا حافظ۔